السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اداکرنا سنتوں فجر کا وقت ہونے جماعت فرضوں فجر کے اسی مسجد اور مکان میں درست ہے ، یا نہیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

متبعان سنت نبوی پر مخفی نہ رہے کہ صحیح مسلم وترمذی وابوداؤدونسائی وابن ماجہ وغیرہ میں مذکور ہے کہ اذااقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ ترجمہ: جب قائم کی جاوے نماز یعنی جب مؤذن اقامت شروع کرے تو اس وقت نماز پڑھی درست نہیں سوائے فرض کے اور ابن عدی نے ساتھ سند حسن کے آگے اس کے یہ نقل کیا ہے کہ اے رسول خدا کے اور نہ دو رکعت سنت فجر کی یعنی کسی نے پوچھا کہ اقامت کے وقت سنت فجر بھی نہ پڑھے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اقامت ہونے لگے تو سنت فجر کی بھی نہ پڑھنی چاہیے اور اس مضمون کی حدیث اور بھی محلی شرح موطا میں مذکور ہے اب معلوم کرنا چاہیے کہ جب رسول خدا نے سنت فجر کی پڑھنے کو وقت اقامت کے منع فرمایا تو پھر اور کے کہنے یا لکھنے کا کیا اعتبار ہے۔ کیوں کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اطاعت پیغمبر خدا کی لازم کردی چنانچہ فرماتا ہے۔ مااٰتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنہ فانتھوا ترجمہ جو چیز تم کو رسول دے یا کوئی کام ارشاد کرے پس اس کو لے لو یعنی قبول کرو اور بجالاؤ اس کو تو جب حضرت نے سنت پڑھنی وقت قائم ہونے جماعت فرض کے منع کردیا تو امت کو چاہیے کہ اس پر عمل کرے یعنی نہی فرمانے پر آں حضرت کے عمل کرے یعنی جماعت کے قائم ہونے کے وقت سنت نہ پڑھے ورنہ مخالفت پیغمبر ہوگا۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

قال اللہ تعالیٰ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ فرمایا خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں کہ کہہ دے تو اے رسول اگر خدا تعالیٰ کو درست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو دوست رکھے گا تم کو خدا۔ محلی شرح موطا میں ہے۔ اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ حدیث مرفوع اخرجہ مسلم والاربعۃ عن ابی ھریرۃ واخرجہ ابن حبان بلفظ اذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ واحمد بلفظ فلا صلوۃ الا التی اقیمت وھو اخص وزاد ابن عدی بسند حسن قیل یارسول اللہ لارکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر توربشتی وھکذا فی القسطلانی مالک عن شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر انہ سمع قوم الاقامۃ فقاموا یصلون ای التطوع فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلاتان ای السنۃ والفرض معا ای موصولا فی وقت واحد اصلاتان معا ذلک فی صلوۃ الصبح فی الرکعتین اللتین قبل الصبح ثم زاد مسلم بن خالد عن عمرو بن دینار فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ قیل یارسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر اخرجہ ابن عدی وسندہ حسن واما زیادۃ الا رکعتی الصبح فی الحدیث فقال البیھقی ھذہ الزیادۃ لا اصل لھا قال البیھقی وقد روی ابن عمر انہ کان اذا رای رجلا یصلی وھو یسمع الاقامۃ ضربہ وعن ابن عمر انہ ابصر رجلا یصلی الرکعتین والمؤذن یقیم فحصبہ وقالت الحنفیۃ لہ ان یصلیھما خارج المسجد او خلف اسطوان لا مخالطا فی الصف اذا تیقن بادراک الرکعۃ الاخیرۃ مع الامام ومن الحنفیۃ من قال انما انکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال الصبح اربعا لانہ علم انہ صلی الفرض اولان الرجل صلاھما فی المجسد بلا حائل فشوش علی المصلین ویرد الاحتمال الاول قولہ صلی اللہ علیہ وسلم کما فی الکتاب اصلاتان معا وما للطبرانی عن ابی موسیٰ انہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یصلی رکعتی الغداۃ والمؤذن یقیم فاخذ منکبیہ وقال الاکان ھذا قبل ھذا ویرد الثانی مافی المسلم عن ابن سرجس دخل رجل المسجد وھو صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الغداۃ فصلی رکعتین فی جانب المسجد ثم دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا فلان بای الصلوتین اعتددت بصلوتک ھحدک ام بصلوتک معنا انتھی فانہ یدل علی ان اداء الرجل کان فی جانب لا مخالطا للصف بلا حائل وفی المحیط الرضوی اختلفوا فی الکراھۃ فیما اذا صلی فی المسجد الخارج والامام فی الداخل فقیل لا یکرہ وقیل یکرہ لان ذلک کلہ کمکان واحد فاذا اختلف المشائخ فیہ کان الاحوط لا یصلی تمام ہوئی عبارت محلی شرح موطا تصنیف مولانا سلام اللہ خلف شیخ الاسلام شیخ عبد الحق محدث دہلوی وذکر الولواجی امام یصلی الفجر فی المسجد الداخل فجاء رجل یصلی الفجر فی المسجد الخارج اختلف المشائخ فیہ قال بعضھم یکرہ لان ذلک کلہ کمکان واحد بدلیل جواز الاقتداء لمن کان فی المسجد الخارج بمن کان فی المسجد الداخل واذا اختلف المشائخ فالاحتیاط ان لا یفعل انتھی مافی البحر الرائق الراقم محمد نذیر حسین عفی عنہ

ترجمہ: جب نماز کھڑی ہوجائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں ہوتی '' یہ مرفوع حدیث ہے ایک لفظ یہ ہیں '' تو صرف وہی نماز ہوگی جس کی اقامت ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ صبح کی سنتیں بھی نہیں پڑھنی چاہئیں ؟ تو آپ نے فرمایا صبح کی سنتیں بھی نہیں پڑھنی چاہئیں کچھ لوگوں نے اقامت کی آواز سنی اور سنتیں پڑھتے رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھی جارہی ہیں ؟ اور یہ صبح کی نماز کا واقعہ ہے امام بیہقی نے کہا یہ جو بعض لوگوں نے الا رکعتی الفجر (مگر صبح کی سنتیں پڑھنی جائز ہیں) اس کا بالکل کوئی اصل نہیں ہے۔ حضرت عمر اگر اقامت کے بعد کسی کو الگ نماز پڑھتے دیکھتے تو اس کو مارتے۔ اقامت ہوگئی ایک آدمی سنتیں پڑھتا رہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو کنکر مارے حنفی کہتے ہیں کہ اگر آخری رکعت مل جانے کا یقین ہو تو کسی ستون کے پیچھے یا مسجد کے صحن میں صبح کی سنتیں پڑھ لے اور بعض احناف کہتے ہیں کہ نہ پڑھے کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو روک دیا تھا اور فرمایا تھا کیا دو نمازیں اکٹھی ہورہی ہیں ایک دفعہ رسول اللہ نے ایک آدمی کو اقامت کے بعد سنتیں پڑھتے دیکھا تو اس کو کندھوں سے پکڑ کر کہا یہ سنتیں اس سے پہلے پڑھ لی ہوتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے ایک آدمی آیا اس نے پہلے سنتیں پڑھیں پھر جماعت میں شامل ہوگیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ان دونوں نمازوں میں سے تو نے کونسی نماز پسند کی ہے۔ کیا اپنی اکیلی نماز یا ہمارے ساتھ نماز، اگر امام مسجد کے اندر نماز پڑھا رہا ہو اور کوئی آدمی باہر صحن میں سنتیں پڑھ لے تو بعض نے کہا ہے یہ جائز ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ نہ پڑھے کیوں کہ مسجد کا اندر اور باہر ایک ہی مکان کی محیثیت رکھتے ہیں کیوں کہ اگر امام اندر کھڑا ہو تو صحن میں کھڑی ہونے والی صفوں کی نماز اس کی اقتداء میں ہوجاتی ہے اگر یہ دو جگہیں الگ الگ سمجھی جائیں تو باہر کے لوگوں کی نماز نہ ہوتی لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ نہ پڑھی جائیں محلی شرح موطا اور بحر الرائق میں بھی اسی ہے۔

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 3 ص 70-72

محدث فتویٰ